محترم جناب مفتیان کرام صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم جناب جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کراچی کے تقریبا تمام علاقوں میں KESC کے محکمے نے بجلی کے میٹرز چینج کر دیئے ہیں اور غالب امکان یہ ہے کہ ان میٹرز کی رفتار گزشتہ میٹرز سے بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے بجلی کا بل تقریبا کئی گنا زیادہ ہو گیا ہے اور اگر کوئی مجبور ولاچار بل صحیح کروانے کے لئے KESC کے آفس چلا بھی جائے تو اُس کو سوائے دھتکار کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

ان حالات میں اگر ہم لوگ بجلی کی چوری کرتے ہیں یا پھر بجلی کے میٹر میں کوئی ہیر پھیر کرتے ہیں یا کسی بھی چوری کے طریقے سے اپنے جائز طریقے سے کمائے ہوئے پیسے کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو کیا یہ کوشش بھی چوری کے زمرے میں آتی ہے۔

راہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (جزاکمہ اللہ خیرا)

والسلام

عبد اللہ

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۵/۱۳۴۸
مورخہ
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

معمول سے تیز رفتار میٹر لگانا اور اس کے ذریعہ سے عوام سے اصل بل سے زائد بل وصول کرنا ناجائز اور شرعاً ظلم اور زیادتی ہے، جس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہو کہ اس کے ہاں ایسا میٹر لگایا گیا ہے جس کی رفتار معمول کی رفتار سے زیادہ ہے، اور یہ میٹر بجلی کے کم یونٹ استعمال ہونے کے باوجود زیادہ یونٹ ظاہر کرتا ہے تو ایسی صورت میں اولاً تو حتی الامکان متعلقہ محکمہ سے رجوع کر کے اس شکایت کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے اگر بات نہ بن سکے تو قانون کے مطابق میٹر کی رفتار کم کر کے معمول کے مطابق کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ میٹر کی رفتار صرف اتنی ہی کم کی جائیگی کہ وہ اضافی یونٹ ظاہر نہ کرے لیکن استعمال شدہ یونٹ ہر حالت میں پورے پورے ظاہر کرے، کیونکہ میٹر کی رفتار اتنی کم کرنا کہ وہ استعمال شدہ یونٹ سے بھی کم یونٹ ظاہر کرے جائز نہیں اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

فی تکملة فتح الملهم (۳۲۳/۳)

"المسلم یجب علیه ان یطیع امیره فی الامور المباحة فان امر الامیر بفعل مباح وجبت مباشرته وان نهی عن امر مباح حرم ارتکابه......ومن هنا صرح الفقهاء بان طاعة الامیر فیما لیس بمعصیة واجبة قال ابن عابدین باب الاستسقاء من رد المحتار (۱۸۵/۲) اذا امر الامیر بالصیام فی غیر ایام المنهیة وجب لما قدمنا فی باب العیدین من ان طاعة الامام فیما لیس بمعصیة واجبه......ولکن هذه الطاعة مشروعة ایضا بکون الامر صادراً عن مصلحة لا عن هوی او ظلم لان الحاکم لا یطاع لذاته وانما یطاع من حیث انه متول لمصالح العامة" واللہ اعلم بالصواب

[signature]

حماد اللہ لغاری

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

۲۷/مارچ ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۲۱/۴/۱۴۳۲ھ

[stamp: دار الافتاء — فتوی نمبر ۲۵/۱۳۴۴]

[stamp: مفتی — دار العلوم کراچی]

Scanned by CamScanner